# رہبر انقلاب اسلامی کا پیغامِ حج ۲۰۲۱ - 19 /Jul/ 2021

بسم اللہ الرّحمن الرّحیم

و الحمد للہ ربّ العالمین و صلّی اللہ علی محمّد و آلہ الطاہرین و صحبہ المنتجبین و مَن تبعھم باحسان الی یوم الدّین.

دنیا بھر کے مسلمان بھائیو اور بہنو!

اس سال بھی ، امت مسلمہ حج کی عظیم نعمت سے محروم رہی ، اور مشتاق دل، سسکیوں اور افسوس کے ساتھ ، اس معزز گھر میں جو خدائے حکیم اور رحیم نے لوگوں کے لئے بنایا ہے مہمانی سے محروم ہوگئے۔

یہ دوسرا سال ہے کہ حج کا پرمسرت اور روحانی خوشحالی کا موسم جدائی اور ندامت کا موسم بن گیا ہے ، اور وبائی مرض کا طاعون ، اور شاید حرم شریف پر حکومت کرنے والی پالیسیوں کا طاعون ، مومنین کو اسلامی امت کے اتحاد و عظمت اور روحانیت کی علامت کو دیکھنے سے محروم کررہا ہے اور اور اس عظیم و بلند و بالا مقام کو بادل اور مٹی سے ڈھک رہا ہے۔

یہ امتحان امت اسلامیہ کی تاریخ کے دیگر گذر جانے والے امتحانات کی طرح ہے ، جو روشن مستقبل کی طرف لے جاسکتے ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ حج ، اپنی اصل شکل میں ، مسلمانوں کے دلوں اور جانوں میں زندہ رہے ، اور اب جب اس کی ظاہری شکل و صورت عارضی طور پر ناپید ہے تو اس کا عظیم پیغام بوجھل نہیں ہونا چاہیے۔

حج ایک پراسرار عبادت ہے۔ اس میں نقل و حرکت اور سکون کی خوبصورت تعمیر اور آمیزش ، مسلم فرد اور مسلم معاشرے کی شناخت کو تشکیل دیتی ہے اور دنیا کی نظر میں اس کی خوبصورتیوں کو ظاہر کرتی ہے۔ ایک طرف ، یہ بندوں کے دلوں کو ذکر، عاجزی اور دُعا کے ذریعہ روحانی طور پر بلند کرتا ہے اور انہیں خدا کے قریب کرتا ہے ، تو دوسری طرف سے، یکساں لباس اور یکساں حرکات کے ساتھ پوری دنیا سے آئے ہوئے بھائیوں کو ایک دوسرے کے ساتھ متحد کرتا ہے۔ اس کے علاوہ، یہ امت کے برترین مظہر کو اپنی تمام معنی خیز اور پراسرار رسومات کے ساتھ عالم اسلام کی نگاہوں کے سامنے لاتا ہے اور امت کے عزم اور عظمت کو بدنیت عوامل کے مقابل میں ظاہر کرتا ہے۔

اس سال ، بیت اللہ کا حج دستیاب نہیں ہے ، لیکن ربّ‌البیت کی طرف توجہ ، یاد ، عاجزی ، دعا اور استغفار دستیاب ہے۔ عرفات میں حاضری ممکن نہیں ہے ، لیکن عرفات کے دن معرفت سے بھری دعائیں اور مناجات میسر ہیں۔ منیٰ میں رمی شیطان ممکن نہیں ، لیکن ہر جگہ طاقت کے متلاشی شیاطین کو پسپا اور دفع کرنا ممکن ہے۔ خانہ کعبہ کے آس پاس جسموں کی اجتماعی موجودگی ممکن نہیں ، لیکن قرآن مجید کی نورانی آیات اور خدا کی رسی کے گرد دلوں کی اجتماعی موجودگی ایک مستقل فرض ہے۔

ہم، اسلام کے پیروکاروں کو، جو آج بہت بڑی آبادی ، وسیع و عریض زمین ، لاتعداد قدرتی وسائل ، اور زندہ و جاگ قوموں کے حامل ہیں، اپنے وسائل اور امکانات سے مستقبل کی تشکیل کرنا ہوگیے گذشتہ 150 برسوں میں، چند معدود استثناء کے علاوہ، مسلمان قوموں کا اپنے ممالک اور حکومتوں کی تشکیل و تعمیر میں کوئی کردار نہیں

رہا، اور مکمل طور پر وہ غاصب مغربی حکومتوں کی پالیسیوں کے توسط سے کنٹرول کئے جاتے رہے اور انہیں لالچ ، مداخلت اور شرارت کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ آج بہت سارے ممالک کی علمی پسماندگی اور سیاسی وابستگی انہی سرگرمیوں اور عدم اہلیت کی پیداوار ہے۔ ہماری قوموں ، ہمارے نوجوانوں ، ہمارے سائنس دانوں ، ہمارے مذہبی اسکالرز اور شہری دانشوروں ، ہمارے سیاستدانوں اور ہماری جماعتوں اور برادریوں کو آج اس شرمناک اور افسوسناک ماضی کا مقابلہ کرنا چاہئے۔ انہیں کھڑے ہوکر مغربی طاقتوں کے جبر ، مداخلت اور برائی کے خلاف "مزاحمت" کرنی ہوگی۔

اسلامی جمہوریہ ایران کی ساری بات، جس نے متکبر دنیا کو پریشان اور مشتعل کیا ہے، اس مزاحمت کی طرف دعوت ہے: امریکہ اور دیگر جارح طاقتوں کی مداخلت اور شرارت کے خلاف مزاحمت اور اسلامی تعلیمات کی بنیاد پر اسلامی دنیا کے مستقبل کو اپنے ہاتھ میں لینا۔

قدرتی طور پر ، امریکہ اور اس کے اتحادی "مزاحمت" کے لفظ سے حساس ہیں اور کئی طرح کی دشمنیوں کے ساتھ "اسلامی مزاحمتی محاذ" کے مقابلے کیلئے اپنی کمر کس چکے ہیں۔ ان کے ساتھ کچھ علاقائی حکومتوں کا وابستہ ہونا بھی ان خباثتوں کے تسلسل میں ایک تلخ حقیقت ہے۔

وہ سیدھا راستہ جو حج کی رسومات -سعی، طواف ، عرفات ، جمرات- اور حج میں موجود شعائر، وحدت، شان و شوکت ہمیں دکھاتی ہیں، خدا پر توکل اور خدا کی ابدی طاقت کی طرف توجہ، قومی وسائل پر اعتماد، کوشش اور جدوجہد پر اعتقاد، آگے بڑھنے کا پختہ عزم ، اور فتح پر امیدِ فراواں رکھنا ہے۔
اسلامی خطے میں موجود زمینی حقایق اس امید کو بڑھتی ہیں اور اس عزم کو تقویت بخشتی ہیں۔ دوسری طرف ، عالم اسلام کی مشکلات، علمی پسماندگی اور سیاسی وابستگیوں ، اور معاشی و معاشرتی بد امنی نے ہمیں ایک عظیم ذمہ داری اور انتھک جدوجہد سے روبرو کردیا ہے۔ مقبوضہ فلسطین ہماری مدد کا مطالبہ کرتا ہے۔ مظلوم اور خونی یمن دلوں کو تکلیف دیتا ہے۔ افغانستان کی حالت زار سب کو پریشان کرتی ہے۔ عراق ، شام ، لبنان اور کچھ دوسرے مسلم ممالک میں ہونے والے تلخ واقعات جہاں امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے شریر ہاتھ اور اس کی مداخلت عیاں ہے ، نوجوانوں کے جوش اور تندہی کو جوش میں لاتی ہے اور دوسری طرف ، اس تمام حساس خطے میں مزاحمتی عناصر کا سر اٹھانا، اور اقوام کی بیداری ، اور نوجوان اور متحرک نسل کی تحریک ، دلوں کو امید سے بھر دیتا ہے۔ فلسطین اپنے تمام میدانوں میں ہر طرف سے "قدس کی شمشیر" اپنے نیام سے باہر نکال رہا ہے۔ بیت المقدس، غزہ کی ساحلی پٹی ، 48 غزہ، 1948 کی مقبوضہ سرزمین اور پناہ گزیں کیمپ سبھی اٹھ کر بارہ دن تک جارحین کی ناک کو زمین پر رگڑتے ہیں۔ محصور ار تنہا یمن نے سات سال تک شریر اور سنگدل دشمن کی جنگ ، جرائم اور ظلم کو برداشت کیا ہے۔ وہ خوراک ، ادویات اور رہائشی سہولیات کے قحط کے باوجود ظالموں کے سامنے تسلیم نہیں ہوتا ہے اور اپنے اقتدار اور اقدام سے انہیں خوفزدہ کردیتا ہے۔ عراق میں ، مزاحمتی عناصر ایک واضح اور روشن زبان سے، قابض امریکہ اور آلہ کار داعش کو پسپا کر رہے ہیں ، اور امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی طرف سے کسی بھی طرح کی مداخلت اور شرارت کا مقابلہ کرنے کے اپنے عزم کا بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اظہار کر رہے ہیں۔

عراق ، شام ، لبنان اور دیگر ممالک میں "مزاحمتی" عناصر کے عزم اور اقدام کو مسخ کرنے کیلئے ان کو ایران یا کسی اور جگہ سے منسوب کرنے کا امریکی پروپیگنڈہ ان بہادر اور بیدار نوجوانوں کی توہین ، اور امریکیوں کی خطے کی اقوام کے بارے میں ناقص فہم اور ادراک کا نتیجہ ہے۔

یہی غلط فہمی وجہ بنی کہ افغانستان میں امریکہ کی تذلیل ہو، اور بیس سال قبل اس شور شرابے کے ساتھ آمد

کے بعد بے دفاع اور شہری آبادی کے خلاف ہتھیاروں ، بموں اور آگ کے استعمال سے خود کو دلدل میں پھنسا دے اور اپنی افواج اور فوجی سازوسامان کو وہاں سے باہر نکالے۔ یقینا بیدار افغان قوم کو اپنے ملک میں امریکی انٹیلیجنس وسائل اور سافٹ ہتھیاروں کے خلاف چوکس اور چوکنا رہنا چاہئے اور انکا مقابلہ کرنا چاہئے۔

خطے کی اقوام نے یہ ظاہر کیا ہے کہ وہ بیدار اور چوکس ہیں ، اور ان کا نقطہ نظر ان چند حکومتوں سے الگ ہے جو امریکہ کو مطمئن کرنے کے لئے فلسطین کے اہم مسئلے پر اسکے مطالبات کی تعمیل کرتے ہیں۔ وہ حکومتیں جو غاصب صیہونی حکومت کے ساتھ کھل کر اور خفیہ طور پر دوستی کے ہاتھ بڑھاتی ہیں ، یعنی فلسطینی عوام کے تاریخی حق سے انکار کرتی ہیں۔ یہ فلسطینی سرمایہ پر ڈاکہ ڈالنے کے مترادف ہے۔ وہ اپنے ممالک کے قدرتی وسائل کو لوٹنے سے باز نہیں آئے اور اب وہ فلسطینی عوام کے سرمایے کو لوٹ رہے ہیں۔

بھائیو اور بہنو!

ہمارا خطہ اور اس کے تیزی سے بدلتے اور مختلف واقعات درس و عبرت کا آئینہ ہیں۔ ایک طرف ، جارحیت کے خلاف جدوجہد و مجاہدت کے نتیجے میں طاقت کی افزائش، اور دوسری طرف تسلیم، کمزوری اور اسکے جابرانہ احکامات کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے نتیجے میں ذلت و رسوائی۔

خدا کا سچا وعدہ مجاہدینِ راہ خدا کی فتح ہے: اِن تنصُرُوا اللّہَ یَنصُرکُم وَ یُثَبِّت اقدامَکُم.. اس جدوجہد کا پہلا اثر امریکہ اور دیگر بین الاقوامی جابروں کو اسلامی ممالک میں مداخلت اور شرارت سے روکنا ہے ، ان‌شاءاللّہ۔

میں اللہ رب العزت سے مسلم اقوام کی نصرت کے لئے دعا گو ہوں اور میں حضرت بقیّۃاللہ ( ارواحنا فداہ) پر سلام بھیجتا ہوں اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ وہ عظیم امام خمینی اور عظیم شہداء کے درجات کو بلند کرے۔
والسّلام علی عباد اللہ الصّالحین
سیّدعلی خامنہ‌ای
۲۶ تیر ۱۴۰۰
۶ ذی‌الحجّہ ۱۴۴۲
۱۹ جولائی ۲۰۲۱